سوال

کیا اگر میں اپنی بیوی کو کہوں "اللہ کے حکم سے تیرے چچا کے بیٹے کی شادی کے دن تمہاری طلاق کا دن ہوگا" اور اس قسم کے پانچ دن بعد بیوی کے چچا کے بیٹے کی شادی تھی تو کیا اس سے طلاق ہو جائیگی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

بیوی کے چچازاد بھائی کے بیٹے کی شادی سے بیوی کی طلاق کو معلق کرنا یہ تو بالکل ایسے ہی خالص طلاق معلق کرنا ہے جیسے مہینہ ختم ہونے یا سورج طلوع ہونے وغیرہ پر طلاق کو معلق کیا جائے، چنانچہ شرط پوری ہونے پر طلاق واقع ہو جائیگی، اور اس معلق کردہ طلاق جو قسم کے حکم ہو سکتی ہے میں علماء کرام کا جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ یہاں جاری نہیں ہوگا

کیونکہ اس میں تو کسی چیز سے منع کرنا یا پھر کسی پر آمادہ کرنا اور ابھارنا یا تصدیق یا تکذیب مقصود ہوتی ہے

لیکن یہاں آپ کا یہ کہنا : اللہ کے حکم سے "کو دیکھنا باقی ہے کہ اگر آپ نے اس معاملہ کو اللہ کی مشیئت پر معلق کیا تو اس طلاق کے واقع ہونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اور اگر آپ نے اس سے مراد تاکید یا تبرک لیا یا پھر آپ کا یہ قول عادتا تھا اور اس پر آپ طلاق معلق کرنا نہیں چاہتے تھے تو طلاق واقع ہو جائیگی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر کہے : " ان شاء اللہ تمہیں طلاق " تو اسے طلاق ہو جائیگی، امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے، اور ایک جماعت کی روایت ہے : ان کا کہنا ہے : یہ قسم میں شامل نہیں سعید بن مسیب اور حسن اور مکحول اور قتادہ اور زہری مالک اور لیث اور اوزاعی اور ابو عبید کا بھی یہی کہنا ہے

اور امام احمد رحمہ اللہ سے جو یہ مروی ہے جو طلاق واقع نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے یہ طاؤس اور حکم اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے، کیونکہ اس نے مشیئت پر معلق کیا ہے جس کی حدود اور وجود کا علم نہیں، اس لیے یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، بالکل اسی طرح اگر وہ زید کی مشیئت پر اسے معلق کرے " انتہی

دیکھیں : المغنی (357/7).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" تیسرا قول وسط اور درمیانہ ہے کہ اگر وہ اپنے قول : " اگر اللہ نے چاہا " یعنی اگر اللہ نے چاہا کہ تمہیں طلاق ہو تو اس قول سے طلاق واقع ہو جائیگی؛ کیونکہ ہمیں علم ہے کہ جب کسی چیز کا سبب پایا جائے تو اللہ اس چیز کو چاہتا ہے

اور اگر وہ اپنے اس قول : ان شاء اللہ " یعنی مستقبل میں طلاق چاہتا ہو تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی جب تک کہ وہ مستقبل میں دوبارہ طلاق واقع نہ کرے، اور صحیح بھی یہی ہے

اور اگر کہے : میں نے تو اس سے تبرک چاہا تھا اور میرا ارادہ معلق کرنا نہ تھا مثلا حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" اور ان شاء اللہ ہم بھی یقینا آپ لوگوں کے ساتھ ملنے والے ہیں "

یعنی قبروں والوں کے ساتھ، اور یقینی اور قطعی طور پر ہم بھی وہیں جا کر ان سے ملنے والے ہیں، تو کہا گیا ہے یہاں تبرک مراد ہے اس لیے اگر وہ کہے: میں نے تو تبرک چاہا تھا تو طلاق واقع ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (155/13).

اور شیخ محمد مختار شنقیطی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس کا قول: ان شاء اللہ " تعلیق کے قصد سے ہو تو یہ اس قول کے خلاف ہو گا کہ اگر وہ تبرکا ان شاء اللہ کہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا نام بابرکت ہے تو وہ کہے ان شاء اللہ میں یہ کرونگا، ان شاء اللہ میں کہوں گا، اور اس سے اس کا مقصد معلق کرنا نہ ہو، اور نہ ہی وہ دل میں معلق کرنے کی نیت رکھتا ہو، اور اسی طرح جس کی زبان پر یہ کلمہ ہو اور ان شاء اللہ کہنا اس کی عادت بن چکی ہو تو جب وہ کہے تجھے طلاق ان شاء اللہ تو زبان پر ان شاء اللہ بغیر قصد و ارادہ جاری ہوا ہو دل میں معلق کرنے کا ارادہ و مقصد نہ تھا اور اسی طرح جب وہ تحقیق چاہتا ہو تو کہے: ان شاء اللہ تمہیں طلاق یہ اس معاملہ کو ثابت کرنے کے لیے کہے چنانچہ ان سب صورتوں میں علماء کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے ایک ہی وجہ سے طلاق ہو جائیگی " انتہی

ماخوذ از: شرح زاد المستقنع

خاوند کو چاہیے کہ وہ اللہ کا ڈر اختیار کرتے ہوئے طلاق کو صرف اس کی جگہ پر ہی استعمال کرے ویسے ہی استعمال نہ کرتا رہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

116784